رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا | نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

البدر
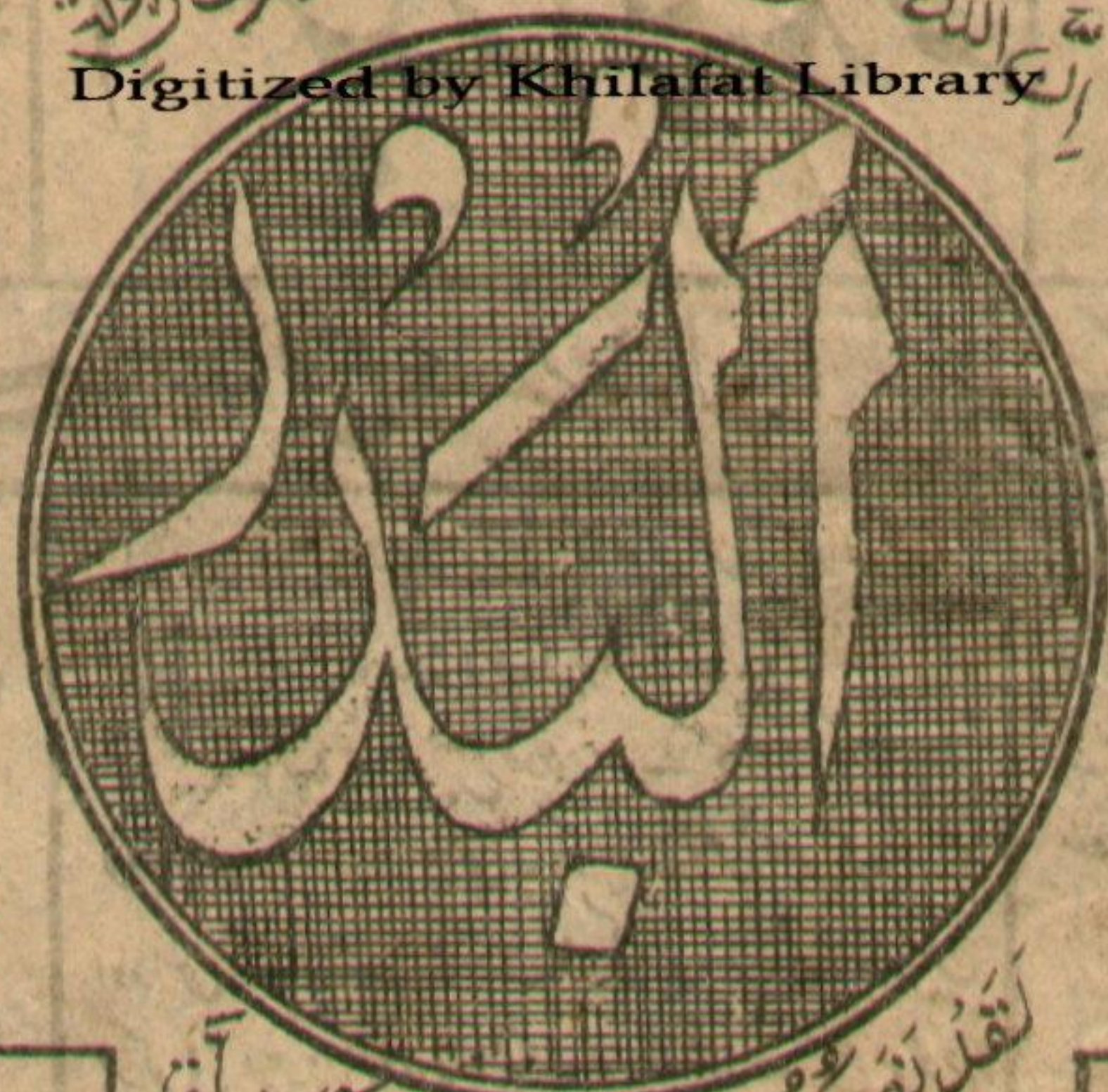
لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

چودھوین ... جاذبہ البدر

فیض ... بدر کا

(۱) قیمت ... [illegible]

(۲) جواب طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے ورنہ جواب نہین دیا جائیگا +

(۳) خط و کتابت مین نمبر خریداری کا حوالہ ہو ورنہ جواب مین دیر ہوگی +

نمونہ کا پرچہ ... کے نام اخبار نہ جاتا ہو مفت روانہ ہوتا ہے +

دوائی شفا مینی غرض دار الامان مینی

چہ گویم باز گرامی پہاد ر قادیان مینی

نمبر ۴۶ | ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۲

خریداروں کو اطلاع - اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرا اور قیام کا مدار زیادہ تر تعاون اور سرمایہ پر ہو اس کی بروقت اشاعت اور ایڈیٹوریل سٹاف کی تکمیل اور ذمہ داری کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت مین جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل اور سٹاف نامکمل ہے اور کارخانہ کثیر اخراجات کا زیر بار ہو اگر بوقت اشاعت ... [illegible] ... کو پورا کر کے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ وار بنا دیوین ... دیانت داری سے بجالانے کی پوری کوشش کیجاتی ہے لیکن امور متعلقہ قضا و قدر سے ہر ایک ... - مینجر

حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و مقتدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بر و شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زد ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت ست
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند راست
منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنمین حضرۃ مسیح موعودؑ بیعت کرتے ہین

ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور بیعت کنندہ ساتھ ساتھ تکرار کرتا جاتا ہے +

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۳ بار

آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین - پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کیا کرتے ہین +

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرتے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا +

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہین ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے +

سوم یہ کہ بلا ناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالےٰ کے احسانون کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا +

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے +

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا مین خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہین پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا +

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا +

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا +

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا +

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا +

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو +

نوٹ - بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمانؑ نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا - نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء تک اسی چودہ سال ہوئے ہین - جبکہ البدر نے پورے معنون کیساتھ اس چہاردہم سال کی یادگار مین جو کہ آپکی فتح و نصرۃ کا زمانہ ہے - قادیان سے طلوع ہوا -

اخبار البدر

نمبر ۴۶ | یوم پنجشنبہ ۸ دسمبر ۱۹۰۳ء مطابق ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۲۱ ہجری | جلد ۲

بقیہ حالات حضرۃ صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم

میاں احمد نور جو حضرۃ صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کے خاص شاگرد ہیں...... ۸ نومبر ۱۹۰۳ء کو مع عیال خوست سے قادیان میں پہونچے ان کا بیان ہے کہ مولوی صاحب کی لاش برابر چالیس دن تک ان پتھروں میں پڑی رہی جن میں وہ سنگسار کئے گئے تھے بعد اس کے میں نے چند دوستوں کے ساتھ مکر رات کو وقت ان کی نعش مبارک نکالی اور ہم پوشیدہ طور پر شہر میں لائے اور اندیشہ تھا کہ امیر اور اس کے ملازم کچھ مزاحمت کریں گے مگر شہر میں وبائے ہیضہ اس قدر پڑ چکا تھا کہ ہر ایک شخص اپنی بلا میں گرفتار تھا اس لئے ہم اطمینان سے مولوی صاحب مرحوم کا قبرستان میں جنازہ لیگئے اور جنازہ پڑھکر وہاں دفن کر دیا یہ عجیب بات ہے کہ...... مولوی صاحب جب پتھروں سے نکالے گئے تو کستوری کی طرح انکے بدن سے خوشبو آتی تھی اس سے لوگ بہت متاثر ہوئے

اس واقعہ سے پہلے کابل کے علما امیر کے حکم سے مولوی صاحب کے ساتھ بحث کرنے کے لئے جمع ہوئے تھے مولوی صاحب نے ان کو فرمایا کہ تمہارے دو خدا ہیں کیونکہ تم امیر سے ایسا ڈرتے ہو جیسا کہ خدا سے ڈرنا چاہئے مگر میرا ایک خدا ہے میں امیر سے نہیں ڈرتا۔ اور جب گھر میں تھے اور ابھی گرفتار نہیں ہوئے تھے اور نہ اس واقعہ کی کچھ خبر تھی اپنے دونوں ہاتھوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے میرے ہاتھو! کیا تم ہتھکڑیوں کی برداشت کرلو گے۔ ان کے گھر کے لوگوں نے پوچھا کہ یہ کیا بات آپ کے منہ سے نکلی ہے۔ تب فرمایا کہ نماز عصر کے بعد تمہیں معلوم ہوگا کہ یہ کیا بات ہے۔ تب نماز عصر کے بعد حاکم کے سپاہی آئے اور گرفتار کر لیا۔ اور گھر کے لوگوں کو انہوں نے نصیحت کی کہ میں جاتا ہوں اور دیکھو ایسا نہ ہو کہ تم کوئی دوسری راہ اختیار کرو جس ایمان اور عقیدہ پر میں ہوں چاہیے کہ وہی تمہارا ایمان اور عقیدہ ہو۔ اور گرفتاری کے بعد راہ میں چلتے وقت کہا کہ میں اس مجمع کا نوشاہ ہوں بحث کے وقت علماء نے پوچھا کہ تو اس قادیانی شخص کے حق میں کیا کہتا ہے جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو مولوی صاحب نے جواب دیا کہ ہم نے اس شخص کو دیکھا ہے اور اس کے امور میں بہت غور کی ہے اس کی مانند زمین پر کوئی موجود نہیں اور بیشک اور بلا شبہ وہ مسیح موعود ہے اور وہ مردوں کو زندہ کر رہا ہے۔ تب ملاؤں نے شور کر کے کہا کہ وہ کافر اور تو بھی کافر ہے اور ان کو امیر کی طرف سے بحالت نہ توبہ کرنے کے سنگسار کرنے کے لئے دھمکی دی گئی اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اب میں مرونگا تب یہ آیت پڑھی۔

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب۔ یعنی اے ہمارے خدا ہمارے دلوں کو لغزش سے بچا اور بعد اس کے جو تو نے ہدایت دی ہمیں لغزش سے محفوظ رکھ اور اپنے پاس سے ہمیں رحمت عنایت کر کیونکہ ہر ایک رحمت کو تو ہی بخشتا ہے۔

پھر جب سنگسار کرنے لگے تو یہ آیت پڑھی انت ولی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین یعنی اے میرے مولے تو دنیا اور آخرۃ میں میرا متولی ہے مجھے اسلام پر وفات دے اور اپنے نیک بندوں کے ساتھ ملا دے۔ پھر بعد اس کے پتھر چلائے گئے اور حضرت مرحوم کو شہید کیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اور صبح ہوتے ہی کابل میں ہیضہ پھوٹ پڑا اور نصر اللہ خان حقیقی بھائی امیر حبیب اللہ خان جو اصل سبب اس خونریزی کا تھا اس کے گھر میں ہیضہ پھوٹا۔ اور اس کی بیوی اور بچہ فوت ہو گیا اور چار سو کے قریب ہر روز آدمی مرتا تھا اور شہادت کی رات آسمان سرخ ہو گیا اور اس سے پہلے مولوی صاحب فرماتے تھے کہ مجھے بار بار یہ الہام ہوتا ہے اذہب الی فرعون انی معک اسمع واری وانت محمد معبر معطر اور فرمایا کہ مجھے الہام ہوتا ہے کہ آسمان شور کر رہا ہے اور زمین اس شخص کی طرح کانپ رہی ہے جو تپ لرزہ میں گرفتار ہو دنیا اس کو نہیں جانتی یہ امر ہونیوالا ہے۔ اور فرمایا کہ مجھے ہر وقت الہام ہوتا ہے کہ اس راہ میں اپنا سر دیدے اور دریغ نکر کہ خدا نے کابل کی زمین کی بھلائی کے لئے یہی چاہا ہے ؛

اور میاں احمد نور کہتے ہیں کہ مولوی صاحب موصوف ڈیڑھ ماہ تک قید میں رہے اور پہلے ہم لکھ چکے ہیں کہ چار ماہ تک قید میں رہے یہ اختلاف روایت ہے اصل واقعہ میں سب متفق ہیں والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

۱۰ نومبر ۱۹۰۳ء

ظہر کے وقت شیخ فضل الٰہی صاحب سوداگر رئیس صدر بازار راولپنڈی اور جناب محمد رمضان صاحب ٹھیکہ دار جہلم اور چند دیگر اصحاب نے بیعت کی۔ بعد بیعت حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے ذیل کی تقریر فرمائی۔

مذہب یہی ہے کہ انسان خوب غور کرے اور دیکھے اور عقل سے سوچے کہ وہ ہر آن میں خدا کا محتاج ہے ادم کی کی طرف عجز سے آدمی انسان کی جان پر۔ مال پر۔ آبرو پر بڑے بڑے مصائب اور حملے ہوتے ہیں لیکن سوائے خدا کے اور کوئی نجات دینیوالا نہیں ہوتا اور ان موقعوں پر...... ہر ایک قسم کا فلسفہ خود بخود شکست کھا جاتا ہے۔ جن لوگوں نے ایسے اصولوں پر قائم ہونا چاہا ہے کہ جس میں وہ خدا کی حاجت کو تسلیم نہیں کرتے حتی کہ انشاء اللہ بھی زبان سے نکالنا ان کے نزدیک معیوب ہے مگر پھر بھی جب موت کا وقت آتا ہے تو ان کو اپنے خیالات کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے بات یہ ہے کہ ہر آن میں اور اپنے ہر ایک ذرہ کے قیام کے لئے انسان کو خدا کی حاجت اور ضرورت ہے اور اگر وہ انانیت سے نکلکر غور سے دیکھے تو تجربہ سے اُسے خود پتہ لگ جاتا ہے کہ وہ کس قدر غلطی پر تھا اپنے آپکو ہر آن واحد میں خدا کا محتاج جاننا اور اُس کے آستانہ پر سر رکھنا یہی اسلام ہے اور اگر کوئی مسلمان ہو کر اسلام کے طریق کو اختیار نہیں کرتا اور اس پر قدم نہیں مارتا تو پھر اس کا اسلام ہی کیا ہے اسلام نام ہے خدا کے آگے گردن جھکا دینے کا۔ ذرا سوچکر دیکھو کہ اگر انسان کو ایک سوئی نہ ملے تو اس کا کس قدر حرج ہوتا ہے تو پھر کیا خدا کا وجود ایسا ہو سکتا ہے کہ اس کی ضرورت انسان کو نہ ہو اور اس کی وجود کے بغیر وہ زندہ رہ سکے جب تک انسان کو۔ صحت۔ مال۔ اقتدار حاصل ہوتا ہے تب تک تو اس کا یہ مذہب ہوتا ہے کہ اسباب پر توکل اور بھروسہ

کاغذ کا ارسال وقت پر نہ ہونے سے ... جو کاغذ فی الحال موجود تھا وہی لگایا گیا ناظرین معاف فرما دیں گے

نکرے۔ اور اپنے آپ کو خدا کا محتاج نہ جانے لیکن
جب مصائب اور مشکلات آ کر پڑتے ہین تو اس وقت
یہ مذہب خود بخود بدلنا پڑتا ہے۔ اسی لئے جو لوگ مصائب
اور شدائد کا نشانہ رہتے ہین۔ اُن کا مذہب یہی اور ہوتا
ہے وہ دیکھتے ہین کہ ایک ایسے وجود کی ضرورت ہی جو طاقت
والا ہو اور ہمین پناہ دیسکے۔ ایک صاحب محمد رمضان ہوتی
تھے وہ خدا کے قائل نہ تھی مگر جب مرض الموت نے آ کر ان کو
پکڑا تو آخر اپنا مذہب بدلا اور اس وقت کہتی تھی کہ اگر ایک
دفعہ مجھے تندرستی حاصل ہوجاوے تو مین پھر کبھی خدا کی وجود
سے منکر نہ ہونگا۔ اس لئے انسان کو لازم ہی کہ ہمیشہ غفلت
سے پرہیز کرے اور اس ذات پر نظر رکھے جس کے بغیر
ایک ذرہ کا قیام بھی مشکل ہی لا الہ الا اللہ کے یہی معنی ہین کہ انسان
اس کی طرف بار بار رجوع کرے۔ اور اس کے مقابلے پر
کسی اور وجود کو متصرف اور مقتدر نجانے۔ جو شخص ایک بکری
رکھتا ہو تو اس سے اسی وقت مستفید ہوتا ہی دودھ حاصل کرتا ہی
لیکن جس نے خدا کا نام لیکر اس کی ضرورت کو بالکل محسوس نہ
کیا اور نظر استخفاف سے اُسے دیکھا اور ایک فرضی بت کی طرح
اس کے وجود کو سمجھا تو خدا کو اس شخص کی کیا پرواہ ہی انسان
پر جو انقلابات آتے ہین وہ اس ہستی کی ضرورت کو خود ثابت
کرتے ہین۔ اس جماعت مین داخل ہوکر اول تغیر زندگی مین
کرنا چاہیے کہ خدا پر ایمان سچا ہو کہ وہ ہر مصیبت مین کام آتا
ہے۔ پھر اس کے احکام کو نظر خفت سے ہرگز نہ دیکھا جاوے
بلکہ ایک ایک حکم کی تعظیم کیجاوے اور عملاً اس تعظیم کا ثبوت دیا جاوے
مثلاً نماز کا حکم ہے۔ جب ایک شخص اُسے بجا لاتا ہے اور نماز
ادا کرتا ہے تو بعض لوگ اُسے تمسخر کرتے ہین اور آجکل بہت
لوگ نام کے مسلمان ہین جو کہ ارکان نماز کی بجا آوری کو ایک
بیہودہ حرکت کہتے ہین لیکن ایک مومن کو ہرگز لازم نہین
کہ ان باتون اور ہنسی اور استہزا سے وہ اس کی ادائیگی کو
ترک کرے۔ لوگون کے ایسے خیالات اور خدا کے احکام کو نظر استخفاف
سے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ زمانہ عذاب کو چاہتا ہی ان لوگون
کی زندگی مردون کی سی ہی۔ انبیاء کے سلسلہ پر کہ جن کے ذریعہ سے
ایمان حاصل ہوتا ہی ان کو ایمان نہین ہی مگر ہم یہی اور حقیقی رویت
سے گواہی دیتے ہین کہ خدا برحق ہی اور سلسلہ انبیاء کا برحق ہی مرنے پر
ان لوگون کو پتہ لگیگا کہ جنت اور دوزخ سب کچھ جس سے آج یہ
منکر ہین برحق ہی۔

جب سے آزادی کے خیالات اور تعلیم نے دلون اور دماغون
مین جگہ لی ہی اس وقت سے بہت بگاڑ پھیلا ہے خیالات ایسے گندہ
ہوگئے ہین کہ شریعت کو خود ترمیم کر لیا ہی۔ دنیا کو اپنا مقصود بنا
رکھا ہی۔ شریعت نے ایک حد تک رعایت اسباب کی اجازت
دی ہی مثلاً اگر ایک قطعہ زمین کا ہو اور اُسے کاشت نہ
کیا جاوے تو اس کی نسبت سوال ہوگا کہ کیون کاشت نہ کیا
مگر باوجود اسباب پر سرنگون ہونا اور اسی پر بھروسہ
کرنا۔ اور خدا پر توکل چھوڑ دینا یہ شرک ہی اور گویا خدا کی
ہستی سے انکار۔ رعایت اسباب اس حد تک کرنی
چاہیے کہ شرک لازم نہ آوے ہمارا مذہب یہ ہے
کہ ہم رعایت اسباب سے منع نہین کرتے مگر اس پر بھروسہ
کرنے سے منع کرتے ہین دل بایار اور دست بکار والی بات
ہونی چاہیے۔ لیکن حال مین دیکھا جاتا ہی کہ زبانون پر تو
سب کچھ ہے۔ توکل بھی ہی۔ توحید بھی ہی۔ مگر دل مین مقصود
بالذات صرف دنیا کو بنا رکھا ہی رات دن اسی خیال مین ہین کہ مال
بہت سا ملجاوے۔ عزت دنیا مین حاصل ہو۔ یہ لوگ یہ خیال نہین
کرتے کہ ہم زہر کھا رہے ہین جس نے ہلاک کر دینا ہی۔

ہماری شریعت اور ہمارا دین دنیا مین کوشش کرنے سے نہین
روکتے صرف اتنی بات ہی کہ دین کو مقدم رکھکر اگر کوشش کر کر
تو تلاش اسباب حرام نہین ہے۔ ہان ایسے طور پر جسے خدا نے
حرام ٹھیرایا ہے نہ ہو۔ جیسے کہ رشوت اور ظلم وغیرہ سے روپیہ
کمایا جاتا ہی۔ اگر خدا کی راہ مین صرف کرنے یا اولاد پر خرچ کرنے
...... اور صدقات وغیرہ کے لئے تلاش اسباب کی جاوے تو حرج
نہین۔ کیونکہ مال بھی تو ذریعہ قرب الہی ہوتا ہی مگر خدا کو بالکل
چھوڑ دینا اور بالکل اسباب کا ہو رہنا یہ ایک حرام ہے اور
جب تک کہ قبض روح نہ ہو جاوے اس کی خبر نہین
ہوتی۔ خدا سے ڈرنا اور تقوی اختیار کرنا یہ بڑی
نعمت ہے جسے حاصل کرنا چاہیے اور متکبر گردن کش
نہ ہونا چاہیے۔

اخلاق دو قسم کے ہوتے ہین ایک تو وہ ہین جو آجکل
کے نو تعلیم یافتہ پیش کرتے ہین کہ ملاقات وغیرہ مین
زبان سے چاپلوسی اور مداہنہ سے پیش آتے ہین
اور دلون مین نفاق اور کینہ بھرا ہوا ہوتا ہی یہ اخلاق
قرآن شریف کے خلاف ہین۔ دوسری قسم اخلاق
کی یہ ہی کہ سچی ہمدردی کرے دل مین نفاق نہ ہو اور چاپلوسی
اور مداہنہ وغیرہ سے کام نہ لے۔ جیسے خدا تعالی فرماتا ہے
ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاءی ذی القربی
اس کی تفسیر البدر مین کئی بار شائع ہو چکی ہی تو یہ کامل
طریق ہے اور ہر ایک کامل طریق اور ہدایت خدا کے
کلام مین موجود ہی جو اس سے روگردانی کرتے ہین وہ اور جگہ
ہدایت نہین پا سکتے۔ اچھی تعلیم اپنی اثراندازی کے لئے دل
کی پاکیزگی چاہتی ہی جو لوگ اس سے دور ہین اگر عمیق نظر کر
ان کو دیکھینگے تو ضرور گندہ نظر آئیگا۔ زندگی کا اعتبار نہین
ہے۔ نماز۔ صدق و صفا مین ترقی کرو۔

علم مفید

(سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۴۳ صفحہ ۳۶۲ جلد ۳ کالم ۱)

پہلی گھاٹی یہ ہی کہ ایمان اپنے ساتھ سلامت لیجاوے اور
جب ایمان سلامت لیگیا تو دوسری گھاٹیون پر سے گذر
جاوے اور بہشت مین پہنچنے تک تہی دست ہوگا اے فرزند
جب تک تو کام نکرے گا مزدوری نہین ملیگی۔ حکایت
ایک شخص بنی اسرائیل مین برسون تک عبادت کرتا رہا خدا
نے چاہا کہ اس کی خلوت کی کیفیت کو ملائکہ پر ظاہر کرے۔ ایک
فرشتہ اس کے پاس بھیجا تاکہ اُس کو کہدو کہ کب تک یہ مجاہدہ
اور ریاضت کرتا رہیگا۔ تو تو ہماری بارگاہ کے لائق نہیں۔ وہ
فرشتہ آیا اور پیغام ادا کیا اُس عابد نے جواب مین کہا کہ مجھکو خدا
نے بندگی کے لئے پیدا کیا ہے میرا کام بندگی ہی خداوندی کا
کام وہ جانے۔ وہ فرشتہ جناب الہی مین گیا اور عرض کی کہ
خدایا تو غیب دان ہی تجھے معلوم ہے کہ اس عابد نے کیا کہا۔
جناب الہی سے خطاب آیا کہ جب وہ بندگی سے منہ نہین موڑتا
تو ہم بھی اپنے کرم سے کب منہ پھیرتے ہین اشہدو
یا ملائکتی انی غفرت لہ۔ اے فرشتو گواہ ہو کہ مین نے اس
شخص کو بخشدیا۔ اے فرزند سن لے کہ حضرت محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا حاسبوا قبل ان تحاسبوا وزنوا
قبل ان توزنوا۔ یعنی حساب کئے جانے سے پہلے اپنا حساب
ٹھیک کرلو۔ اور وزن کئے جانے سے اول اپنا وزن درست
کرلو علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کہتے ہین من ظن انہ
بدون الجہد یصل فہو متمن ومن ظن انہ ببذل الجہد یصل فہو متعن
یعنی جو گمان کرتا ہے یہ کہ وہ بغیر کوشش کے واصل ہوگا پس وہ
تمنا کرنیوالا ہی اور جو گمان کرے یہ کہ وہ کوشش کرکے پہونچیگا پس
وہ ضرور رنج اٹھائیگا اور محنت کرے گا۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
کہتے ہین طلب الجنۃ بلا عمل ذنب من الذنوب۔ یعنی بہشت کا
طلبگار ہونا بدون عمل کے گناہون مین سے ایک گناہ ہے۔
اور بزرگ کہتے ہین الحقیقۃ ترک ملاحظۃ العمل لا ترک
العمل۔ یعنی حقیقت عمل کا ملاحظہ ترک کرنا ہے نہ عمل کا ترک کرنا
حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ان سب سے بہتر اور پاکیزہ
اور بہت اچھا فرماتے ہین الکیس من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت
والاحمق من اتبع نفسہ ہوٰیہا وتمنی علی اللہ بالامانی۔ یعنی دانا وہ
شخص ہی جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور اس وقت کے لئے کہ جو
بعد موت کے اس کے پیش آئیگا عمل کرے۔ اور احمق وہ ہے
جو اپنے نفس کی اتباع کرے اور اس کی خواہش پر اور خدا پر
تمنا رکھے اپنی امیدون کی۔ اے فرزند بہت سی راتین جو تو علم
ومطالعہ کے واسطے جاگتا رہا۔ اور جس رات کو تو نے اچھی طرح
آرام سے سونیکو حرام کردیا نہ معلوم اس کا باعث تیرے لئے کیا تھا

اگر دنیاوی لالچ کی کوشش اور جاہ و منصب کے حاصل کرنے اور اپنے ہمعصرون پر فخر پیدا کرنیکی غرض تھی تو تجھ پر سخت افسوس ہے اور اگر تیری غرض شریعت اور دین محمدی صلعم کے زندہ کرنے اور نفس کی تہذیب اور کسر کی تھی تو تجھ پر شاباش ہو اور پھر شاباش ہو۔ اور تیرے بکسی کے اس قول کی خوب تصدیق کر دی ہے

سہر العیون لغیر وجہک ضائع
وبکاؤھن لغیر فقدک باطل

آنکھوں کا جاگنا تیرے منہ کے لئے ضائع ہے۔ اور ان کا رونا تیرے گم ہونیکے سوا باطل ہے۔ عش ما شئت فانک میت واحبب من شئت فانک مفارقہ یعنی اے لڑکے جسطرح تجھے اچھا لگے پس جبتک تو زندہ ہے رہ اور دوست رکھ جسکو تو چاہے آخر کو تو اس سے جدا ہونیوالا ہے۔ واعمل ما شئت فانک تجزی بہ اور جو چاہے کئے جا بیشک تجھے اس کی جزا ملیگی۔ تجھکو تحصیل علم کلام اور حکمت اور نجوم اور شعرا، اور دواوین اور عروض۔ مناظرہ اور نحو اور صرف اور حماسہ اور متنبہ سے بجز ضائع کرنے عمر کے اور کیا حاصل، خدائے ذوالجلال کی جلال کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ مین نے عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل مین دیکھا ہے کہ جب میت کو جنازہ پر رکھتے ہین اس وقت تک کہ سب لوگ گور تک پہنچائین خدا تعالیٰ اپنی ذات کی بابت اس سے چالیس سوال کرتا ہے جس کا پہلا سوال یہ ہے کہ عبدی طہرت منظر الخلق سنین ہل طہرت منظری ساعۃ ۔ یعنی اے میرے بندے خلقت کے دیکھنے کی جگہ تو تو نے برسون سنوارا لیکن میرے دیکھنے کی جگہ (دل) کو بھی کبھی پاکیزہ کیا ...... اے بیٹے ہر روز تیرے دلپر ملائک آواز دیتے ہین کہ عبدی ما لصع بغیری وانت بخفوف بخیری ۔ میرے بندے تو میرے سوا دوسرے سے کیا کر رہا ہے حالانکہ میری نیکی ہر وقت تیرے شامل حال ہے۔ لیکن تو خود بہرا ہے اور سنتا نہین اے برخوردار علم بے عمل دیوانگی ہے اور عمل بے علم بیگانگی ہے جو علم تجھکو آج نافرمانی سے نہین روکتا اور فرمانبرداری مین نہین رکھتا وہ کل کے دن بھی تجھکو دوزخ کی آگ سے نہین بچا دیگا اور آج اگر تو عمل نہ کریگا اور گذشتہ عمر کا تدارک نکریگا تو قیامت کو یہ کہیگا فارجعنا نعمل صالحا۔ یعنی ہم کو دنیا مین واپس کر۔ ہم اچھے کام کرین گے۔ پس جواب مین تجھکو کہین گے اے بیوقوف تو خود وہین سے آیا ہے۔ اے لڑکے جان مین ہمت چاہیے اور نفس مین عزم ہونا چاہیے۔ تن کو موت کی یاد کثرت سے کرنی چاہیے اور سمجھ رکھ کہ منزل گاہ گورستان ہے۔ جو لوگ وہان رہتے ہین وہ ہمیشہ تیرے منتظر ہین کہ کب تو اُن کے پاس واپس جاویگا۔ خبردار بغیر زاد راہ نجانا۔ صدیق اکبر فرماتے ہین ہذہ الاجساد قفص الطیور او اصطبل الدواب۔ یعنی یہ جسم طائرون کے قفس اور جانورون کے اصطبل ہین۔ اب تو اپنے نفس مین سوچ لے کہ تو کن مین سے ہے اگر تو نیلے جانورون مین کا ہے تو جب آواز طبل ارجعی کی سنیگا تو اڑ جائیگا اور بڑی اونچی جگہ پر بیٹھ جائیگا اھتز العرش لموت سعد ابن معاذ

سعد ابن معاذ کی موت سے عرش ہلتا ہے اور اگر معاذ اللہ تو مویشیون مین سے ہو جن کے لئے اولئک کالانعام بل ہم اضل وارد ہے۔ یعنی یہ لوگ چارپایون کی طرح سے ہین بلکہ اُن سے بھی بُرے۔ تو یقین کر لے سیدھا گھر سے جہنم مین جاویگا۔ ایک دفعہ حسن بصری رحمۃ کو پینے کے لئے ایک ٹھنڈے شربت کا پیالہ دیا گیا وہ ہاتھ مین پیالہ لیکر اور آہ مار کر بیہوش ہو گئے یہانتک کہ پیالہ ان کے ہاتھ سے گر پڑا۔ جب ہوش مین آئے لوگون نے پوچھا آپکو کیا ہوا تو بیان کیا کہ مجھکو یاد آیا حین یقولون لاہل الجنۃ افیضوا علینا من الماء یعنی مین نے یاد کیا جہنمیون کو جبکہ وہ کہین گے جنتیون کو کہ بخشش کرو ہمپر پانی کی۔ اے لڑکے اگر تجھکو مجرد علم کافی ہوتا اور عمل کی حاجت نہ ہوتی تو ہل من سائل ہل من مستغفر کی ندا بیکار ہوتی (یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا کوئی سوالی ہے کیا کوئی پناہ کا خواہان ہے) حدیث قدسی کی یہ ہل من سائل کی آواز صبح کے وقت اس لئے ہے کہ کانو قلیلا من اللیل ما یہجعون (یعنی وہ میرے بندے رات کو تھوڑا سویا کرتے ہین۔ ایک روز ایک صحابہ کی جماعت (خدا ان سے راضی ہو) حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عبد اللہ بن عمر کا ذکر خیر کرتے تھے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نعم الرجل ہو لو کان یصلی باللیل۔ یعنی وہ اچھا شخص ہے اگر رات کو نماز پڑھتا ہو۔ اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے ایک روز فرمایا یا فلان لا تکثر النوم باللیل فان کثرۃ النوم باللیل یدع صاحبہ فقیرا یوم القیمۃ۔ یعنی اے فلان شخص رات کو بہت سویا نہ کر کیونکہ کثرۃ نیند کی رات کو نیند کرنیوالے کو قیامت کے دن فقیر کر دیتی ہے۔ اے فرزند ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک۔ ایک حکم ہے اور وبالاسحار ہم یستغفرون یعنی صبح کو وہ (مومن) مغفرت مانگا کرتے ہین ایک شکر ہے اور والمستغفرین بالاسحار یعنی صبح کے وقت مین مغفرت چاہنے والے (مومن ہوتے ہین) ذکر ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثلاثۃ اصوات یحبہا اللہ تعالیٰ صوت الدیک وصوت الذی یقرأ القرآن وصوت المستغفرین بالاسحار یعنی تین آوازین خدا کو پسند ہین ایک آواز مرغ سحر کی اور ایک آواز اس شخص کی جو قرآن پڑھتا ہے اور تیسری آواز صبح کے وقت مین مغفرت مانگنے والون کی۔ اور سفیان ثوری رحمۃ کہتے ہین ان اللہ تعالیٰ ریحا تہب وقت الاسحار تحمل الاذکار والاستغفار الی الملک الجبار۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی ایک ہوا ہے جو صبح کے وقت مین چلتی ہے ذکر دل اور استغفار کو اٹھا کر ملک الجبار کی طرف لیجاتی ہے اور وہی کہتے ہین اذا کان اول اللیل نادی مناد من تحت العرش الا لیقم العابدون فیقومون ویصلون ما شاء اللہ ثم ینادی مناد فی شطر اللیل

الا لیقم القانتون فیقومون ویصلون الی السحر فاذا کان السحر نادی مناد الا لیقم المستغفرون فیقومون ویستغفرون فاذا طلع الفجر نادی مناد الا لیقم الغافلون فیقومون من فرشہم کالموتی نشروا من قبورہم ۔ یعنی جب اول رات کا وقت ہوتا ہے۔ ایک منادی ندا کرتا ہے عرش کے تلے سے۔ خبردار کھڑے ہو جاوین عبادۃ کرنے والے۔ پس وہ کھڑے ہوتے ہین اور نماز پڑھتے ہین خدا کی مشاء پر۔ پھر آواز دیتا ہے منادی نصف رات مین خبردار کھڑے ہو جاوین عاجزی کرنیوالے۔ تب وہ کھڑے ہو جاتے ہین اور سحر تک نماز پڑھتے جاتے ہین پھر جب سحر ہو جاتی ہے آواز دیتا ہے منادی۔ خبردار کھڑے ہو جاوین مغفرت (حفاظت) مانگنے والے پھر وہ کھڑے ہوتے اور مغفرت مانگتے ہین پس جب فجر نکلتی ہے تو آواز دیتا ہے منادی خبردار کھڑے ہون۔ غافل لوگ پس وہ اُٹھتے ہین اپنے فرش سے گویا کہ مردے پھرنے لگے قبرون سے اُٹھکر۔ اے لڑکے حکیم لقمان کی وصیتون مین لکھا ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو وصیت کرتے تھے اور کہتے تھے اے بیٹا لا یکون الدیک اکیس منک ینادی بالاسحار وانت نائم اور کیا اچھی اور لائق یہ بات ہے جو کسی نے کہی ہے لقد ہتفت فی جنح لیل حمامۃ۔ اے لڑکے خلاصہ نصیحتون کا یہ ہے کہ تو جانے کہ طاعت اور عبادت کیا چیز ہے۔ سو جان کہ طاعت اور عبادت تابعداری شارع علیہ السلام کی ہوتی ہے کیا احکام مین کیا منہیات مین قول سے بھی فعل سے بھی۔ یعنی جو کچھ کہے یا نہ کہے اور تو کرے یا نکرے چاہیئے کہ حکم سے ہو اگر تو کچھ کہے تو حکم سے اور چپ ہو تو حکم سے۔ اور اگر کرے تو حکم سے اور نکرے تو بھی حکم سے۔ اور معلوم کر کہ اگر تو کوئی کام کریگا جس کی صورت عبادت کی ہے لیکن اگر وہ بغیر حکم کے کریگا تو وہ عبادۃ نہین بلکہ نافرمانی ہے اگرچہ روزہ و نماز ہو تجھکو نظر نہین آتا کہ اگر کوئی تو عیدون مین اور ایام التشریق مین روزہ دار ہوگا گنہگار ہوگا۔ حالانکہ روزہ اگرچہ عبادۃ کی صورت رکھتا ہے مگر چونکہ بغیر حکم کے رکھیگا اسلئے گنہگار ہے۔ ایسے ہی اگر کسی کے چھینے ہوئے کپڑے یا غصبی جگہ مین نماز پڑھیگا تو گنہگار ہوگا کیونکہ نماز اگرچہ عبادۃ کی صورت رکھتی ہے لیکن بغیر حکم پڑھی جاتی ہے باعث موجب گناہ ہے اسیطرح اگر کوئی اپنی منکوحہ عورت سے ہنسی کھیل اور مذاق کرتا ہے تو وہ ثواب کا مستحق ہے جیسے کہ حدیث مین آیا ہے حالانکہ کھیل وغیرہ منع ہے مگر چونکہ یہ حکم سے اپنے موقع پر کیا جاتا ہے اس لئے موجب ثواب ہے۔

پس معلوم ہوا کہ عبادۃ اصل مین حکم کی اطاعت کا نام ہے اور بغیر حکم کے اس کا بجالانا بیفائدہ تکلیف اٹھانا ہے۔ نماز روزہ اسی وقت داخل عبادت ہوگا جب کہ حکم کے یعنی شریعت کے موافق ہو۔ کیونکہ سنت کا علم و عمل بدون نقش مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گمراہی اور خدا سے دوری کا سبب ہے یہی سبب تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

نوٹ - اس صفحہ کی بعض عبارت در ترجمہ وغیرہ کا پروف تصحیح کرانے سے رہ گیا ہے اہل علم خود مناسب اصلاح کرلیں

پہلے دینا اور علم منسوخ کردے۔ پس ضرور ہے کہ تو بغیر زبان کے دم نہ مارے اور متقی بنا رہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی راہ ان علموں سے جن کو تو نے حاصل کیا ہو طے نہیں سکتی بلکہ یہ سڑک کوشش کے ساتھ طے ہو سکتی ہے۔ اور خواہش اور اپنے نفسانی مطلب کو مجاہدہ کے تلوار سے کاٹ اور بیہودگیوں اور اطراء اور مکروفریب اور اندھی زندگی پسند نکر۔ اور صرف زبان اور غافل دل اور کھانے پینے کا شوق شقاوت اور بدبختی کا نشان ہوتا ہے۔ جب تک کہ نفس کی خواہش مندو اور مجاہدہ سے مر نجاوے ظل انوار کی موافقت کے ساتھ زندہ نہیں ہوتا اے شاگرد تو نے چند مسئلے دریافت کئے ہیں کہ بعضے محض کہنے اور سننے سے سمجھ میں نہیں آتے اگر تو ان تک پہونچیگا آپ جان لیگا اور اگر تو ان تک نہ پہونچے تو ان کا معلوم کرنا محالات سے ہے کیونکہ وہ ایک لذت ہوتی ہے اور لذت لکھنے اور کہنے میں نہیں آسکتی۔ اے پیارے اگر کوئی نامرد ایسے شخص کے پاس لکھے جس نے لذت مجامعت شہوت کی پائی ہو اور اس سے چاہے کہ تو مجھکو یہ لکھ بھیج کہ جماع کی لذت کیسی ہے تاکہ معلوم کروں۔ وہ شخص بجز اس کے کچھ نہیں کر سکتا کہ اس کو لکھ دیگا کہ او میاں مجکو معلوم ہے کہ تو نامرد احمق ہے اس لذت مجامعت میں ایک ذوق ہے کہ جب تو اس کو چکھیگا تو خود معلوم کر لیگا ورنہ کہنے اور سننے سے معلوم نہیں ہوتی۔ اے لڑکے تیرے سوال بعض ایسے ہیں ہاں جو کچھ کہنے اور سننے میں آتا ہے اپنی کتابوں احیاء العلوم اور دوسری تصانیف میں کھولکر کہدیا ہے اس جگہ سے لے ہاں اس جگہ بھی کچھ اشارہ کرتے ہیں۔ نیز اسوال یہ کہ سالک راہ خدا پر کیا واجب ہے تجھکو معلوم ہو کہ اول جو کچھ اس پہ واجب ہے وہ اعتقاد پاک ہے ایسا کہ اس میں کچھ ایجاد نہ ہو۔ دوئم خالص توبہ کہ بعد اس کے لغزش نکرے۔ سوئم حق داروں کو خوش کرنا ہے یہانتک کہ کسی آدمی کا اس پر کوئی حق نرہے۔ چہارم علم شریعت سے اس قدر حاصل کرنا کہ خدا کے حکم اس کے ذریعہ بجا لاوے۔ علم شریعت سے اس سے زیادہ اس پر واجب نہیں ہے کہ اس کو حاصل کرے۔ اور دوسری علموں میں یہانتک واقفیت ہو کہ جسمیں اس کی نجات اور خلاصی ہو اور یہ ہوجاوے۔ اور یہ بات تجھکو ذیل کی حکایت سے معلوم ہو جاوے گی۔

نقل کرتے ہیں مشائخ کی حکایت میں کہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے چار سو استاد کی خدمت کی ہے اور ان چار ہزار میں سے ایک مجھکو پسند آئی اور اس پر عمل کیا اور باقی چھوڑ دی ہیں کیونکہ جب ایک ..... میں میں نے تامل کیا۔ اس میں اپنی نجات دیکھی اور اولین اور آخرین کے علم اس میں درج پائے۔ اور وہ حدیث یہ ہے کہ ایک صحابی کو آپ نے فرمایا اعمل لدنیاک بقدر مقامک فیہا واعمل لآخرتک بقدر بقائک فیہا واعمل للّٰہ بقدر حاجتک الیہ واعمل للنار بقدر صبرک علیہا یعنی دنیا کے لیے اس قدر عمل کر جتنا تو نے اس میں ٹھہرنا ہے اور آخرۃ کے لیے اس قدر عمل کر جتنا کہ تو نے اس میں رہنا ہو خدا کے لیے اس قدر عمل کر جس قدر کہ تجھکو اس کی طرف حاجت ہے اور دوزخ کے لیے اس قدر عمل کر جس قدر کہ تو اس پر صبر کر سکتا ہے اے فرزند اس حدیث سے تجھکو معلوم ہو گیا کہ علم کی بہت حاجت نہیں۔ وجہ یہ کہ علم بہت پڑھنا اور حاصل کرنا فرض کفایہ میں سے ہے اور دوسرے لوگوں نے یہ بوجھ تیری گردن سے لیلیا ہے اور اس حکایت میں غور کر تو کہ تیرا یقین بڑھے۔

مراسلات

مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ میاں اللہ تعالےٰ قادر اور قدرتوں کا مالک ہے اگر حضرۃ عیسیٰ علیہ السلام کو مع الجسم آسمان پر لیجاکر رکھ چھوڑے تو کیا تعجب ہے اور دوسرا یہ نسبت اس کے کہ کوئی محمدی امت سے عیسےٰ بنکر آوے۔ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی اس بات میں زیادہ عزۃ وعظمت وشان ہے کہ وہی عیسیٰ ابن مریم نبی اسرائیل نازل ہو کر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنکر ان کا کلمہ پڑھے اور ان کی شریعت کا پابند ہو کر ایک ادنےٰ ملازم ماتحت کی طرح کام کرے وغیرہ وغیرہ

اب جواب میں گذارش ہے کہ اول تو اللہ تعالیٰ قادر اور مقتدر قوتوں کا مالک اس حالت میں سمجھا جا سکتا ہے کہ ایک دم میں کئی موسیٰ اور عیسیٰ پیدا کر سکے نہ کہ جیسا ایک دفعہ خدا سے اتفاقاً صرف ایک ہی شخص عیسیٰ ابن مریم۔ کامل انسان اور مکمل بشیر خاطر خواہ بن کر تیار ہو گیا تو اتنا سوچ میں پڑ گیا کہ اگر باقی لوگوں کی طرح یہ بھی مر گیا تو پھر بنانا محال اور ناممکن ہوگا اس کو آسمان پر لیجا کر بٹھا دیں جب ضرورت ہوگی اتار لیا جاویگا۔ میرے نزدیک اور ہر ایک دانشمند کے نزدیک احمدی فرقہ کے سوا باقی لوگوں نے جو کچھ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں سمجھا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی بجائے قدرۃ اور طاقت کے کمزوری اور ناطاقتی پائی جاتی ہے کیونکہ ہر ایک موجد اور مخترع اپنی ایجاد اور اختراع کی تعداد سینکڑوں ہزاروں تک بڑھا سکتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ سے صرف ایک عیسیٰ ابن مریم ایسا نکلا جیسا طیار ہوا ہے کہ پھر دوبارہ اس کی مثال اور نظیر بنانے پر قادر نہیں ہو سکا اسی لیے تو مجبور ہو کر اس کو آسمان پر نہایت احتیاط سے سنبھال کر رکھ چھوڑا ہے بروقت ضرورۃ آخر زمانہ میں خاتم النبیین افضل المرسلین باعث کائنات فخر موجودات کی امت کے سنوارنے کے لئے اس کو اتاریگا ورنہ اس قدر مشکلات میں پھنسنے اور خلق خدا کو حیرۃ میں ڈالنے کی کیا ضرورۃ تھی۔ جب چاہے ایک کلمہ کن سے ہزاروں موسیٰ اور عیسیٰ پیدا کر سکتا ہے۔ اب رہی دوسری بات کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس میں بہت ہی شان بڑھ جائے گی کہ عیسیٰ علیہ السلام اولوالعزم پیغمبران کا ماتحت اور پیرو کہلائیگا میں کہتا ہوں کہ اگر اسیطرح شان بڑھ سکتی ہے تو سارے پیغمبر حضرۃ آدم سے عیسےٰ تک آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں دوبارہ آکر امتی ہونیکا فخر حاصل کرتے۔ سنیئے صاحب اگر حضرت عیسیٰ بایں نبوۃ ورسالت وانجیل ووحی وغیرہ وغیرہ لوازمات کے نازل ہوئے تو آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کسطرح رہ سکتے ہیں اور اگر کہو کہ نہیں صاحب وہ تو ایک مسلمان محمدی امت میں سے ہوکر قرآن مجید پر عمل درآمد کرینگے اور کرائینگے تو اس میں بھی سخت اعتراض ہے کہ آنحضرۃ صلعم کی تعلیم ایسی ناکارہ اور بے تاثیر ہے کہ ایک آدمی بھی اس قسم کا طیار نہ ہو سکا جو قرآن مجید وغیرہ پر عمل درآمد کرنے اور کرانے کے لائق ہو سکتا۔ ہتھیار اوزار یعنی تعلیم اور شریعۃ تو ہمارے آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگی مگر برتنے اور برتوانے والا حضرۃ عیسیٰ ابن مریم نبی اسرائیلی ہوگا شرم! شرم! شرم! ایک مولوی صاحب سے میں نے پوچھا کہ حضرت آسمان پر مع الجسم عیسیٰ علیہ السلام بیکار کیوں بیٹھے ہوئے ہیں تو آپ نے فرمایا نہیں نہیں وہ تو فرشتوں کو اول تو ہر روز نہیں تو جمعہ کے جمعہ وعظ فرماتے ہیں اور ان کی بہت کچھ اصلاح کر چکے ہیں۔ ملائکہ میں ان کی تقریر کی دھوم پڑی ہوئی ہے۔ فرشتے ان سے ایسے مانوس ہو گئے ہیں کہ ان کا علیحدہ ہونا ان کو شاق گذرتا ہے۔ جب آسمانی پیدائش کی اصلاح اور درستی سے فراغت ہوگی اور جو کچھ کسر ہے وہ بھی ان کی وعظ و پند کی برکت اور تاثیر سے نکل جاوے گی تو اتنے میں ادھر زمین کی طرف رخ کرینگے اور آسمان سے قدم رنجہ فرماکر زمینی پیدائش کی اصلاح اور درستی میں مصروف ہو جائینگے۔ ان لوگوں کی عقلوں پر سخت افسوس آتا ہے کہ حضرۃ عیسیٰ ابن مریم کی محبت نے یا غلط فہمی نے ان کو کہاں سے کہاں تک پہنچا دیا ہے کہ توحید رسالت۔ کلام اللہ۔ عقل۔ نقل وغیرہ وغیرہ سب کو جواب دیکر صرف عیسیٰ ابن مریم کو آسمان پر مع الجسم چڑھانا اور اتارنا جانتے اور بیان کرتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

(نامہ نگار از رہتاس)

انتخاب اخبارات

لاہور میں کوچہ گلی گامان اور کوچہ گوسائیان طاعون سے آلودہ ہیں +

مدراس میں طغیانی سے ۹۳۴ ۲۹۶ ایکڑ زمین تباہ ہوئی ہے اور ۱۷۵ دیہات غرقاب ہوئے ہیں ۲۰ گاؤں بارشوں سے بہہ گئے ۲۲۲۶۵ مکان مسمار ہو گئے۔ یہ خدا تعالیٰ کے نشانات ہیں جس سے لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے۔ قرآن کریم میں مذکور ہے کہ خدا نے بستیوں کو ہلاک کیا وہی نمونہ آج موجود ہے۔ اور اس سے پیشتر حضرت مسیح موعود ان باتوں کی خبر دے چکے ہیں +

روس نے کوریا میں جاپانی حقوق تسلیم کئے ہیں اب اسی وہاں فوج رکھنے کا اختیار حاصل ہوگا +

فرانس میں دودھ کے پانی کو کیمیاوی طریق سے خشک کر کے دودھ کا سفوف طیار ہونے لگا ہے جس سے مسافروں کو ان مقامات میں بہت آرام حاصل ہوگا جہاں دودھ دستیاب نہیں ہوتا +

پیسہ اخبار اور اخبار عام کی آجکل نوک جھونک آپس میں ہو رہی ہے روزانہ اخبار پر اور ہر ایک کہتا ہے کہ ہم سب سے اول تازہ خبر دیتے ہیں اور دوسرا اس کی تردید کرتا ہے اور دوسرا اخبار نویسی کے ناقابل ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے +

بنگلور کے نواح میں دو گورے فوجی افسر بندوق سے پرندوں کا شکار کر رہے تھے دیہاتیوں کا ایک نوجوان بچہ کو گولی لگی۔ دیہاتی گوروں پر بڑے جوش سے حملہ آور ہوئے لیکن فوجی افسر کی بندوق اتفاق سے یا خدا جانے کس طرح چل گئی اور ایک اور دیہاتی زخمی ہوا نتیجہ یہ کہ بہت سے دیہاتی گرفتار ہو کر دو کو حملہ کرنے کے جرم میں ۶ و ۶ ماہ کی قید سخت ہوئی +

شبد کلپ درم۔ ایک سنسکرت زبان کی کتاب + بنگالہ میں ایک شخص نے طیار کی ہے جو اصل میں سنسکرت زبان کا انسائیکلوپیڈیا ہے اور قدیم اور مروجہ سنسکرت زبان کی ہر ایک لفظ کی پوری معنی۔ تفصیل مختلف موقعوں پر اس کا استعمال۔ اسناد اور مختلف سنسکرت شاستروں کے حوالجات مکمل طور پر درج ہیں کئی ہزار صفحہ کی کتاب ہے اصل قیمت اس کی ۱۰۰ روپے ہے مگر اس سال کے آخر تک ۵۰ روپے پر مل سکتی ہے خدا معلوم کہ سنسکرت زبان کی ایسی انسائیکلوپیڈیا طیار ہو جانے پر بھی وید کو وہ سمجھ سکیں گے یا نہیں جسے آریہ سماج متفق طور پر الہامی حجت تسلیم کرے یا یہ کہ اس کے لئے یہ بدنامی کا داغ ہی پسند کرتی رہیگی کہ وہ ایسی کلام ہے جس کا مفہوم کسی کی سمجھ میں ہی نہیں آسکتا تو پھر ایسی الہامی کلام کا کیا فائدہ جس سے پبلک فائدہ نہ اٹھا سکے یہ کتاب بابو ہری چرن باسو صاحب شبد کلپ ڈرم آفس نمبر ۱۷ پٹھوریا گھاٹ سٹریٹ کلکتہ سے مل سکتی ہے +

کوئٹہ علاقہ بلوچستان میں مرض نمونیہ کا زور ہے +

ایک صاحب نے کینسر یعنی سرطان نام لاعلاج پھوڑے کی تحقیقات میں کچھ کامیابی حاصل کی ہے جس پر لنڈن کے میڈیکل عالم فاضل بہت خوش ہیں ایک ایسا ہی پھوڑا بندر گاؤ کے نام سے مشہور ہے اس کا بھی کیڑا معلوم کیا گیا ہے اور وہ زہر بھی تیار کی گئی ہے جس سے وہ مر جاتا ہے +

تازہ رپورٹ فصلات پنجاب سے ظاہر ہے کہ حالت بدستور سابق ہے ۲۴ نومبر کے ہفتہ میں کہیں بارش نہیں ہوئی سرحدی صوبہ میں خشک سالی کا بہت خوف ہے +

علاقہ بھگواڑہ موضع رائے پور اور نمائیہ میں طاعون کا بہت زور ہے

امرتسر سے لوگ پلیگ کے باعث مکان چھوڑ چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں کٹروں اور گلیوں میں ماتم برپا ہو رہا ہے بہ نسبت گذشتہ سال کے امسال بیماری کا بہت زور ہے مگر افسوس ہے کہ باوجود اس حالت کے پھر حالتوں میں تغیر نہیں۔ پہلوانوں کے دنگل اور اسراف اور عیاشیاں ہوتی ہیں ان سے پرہیز نہیں کیا جاتا چاہیے کہ خدا کی طرف رجوع کریں امرتسر منجملہ ان مقامات کے ہے جس کے لئے حضرۃ اقدس نے پیشگوئی کی ہے کہ ان میں بربادی بخش طاعون پڑیگی اور وہ پوری ہو رہی ہے +

مظفرپور میں طاعون شروع ہو گیا ہے اور دیناپور میں اول ہی سے ہے۔

سورت میں بھی طاعون کی کثرت ہے۔

اخبار گزٹ لکھتا ہے کہ ویلور میں ایک پالتو کوا ہے جو بہت سے الفاظ صاف صاف بول سکتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کوؤں نے یہ دیکھ کر کہ باوجود حلال ہونے کے طوطا اپنی گویائی کے سبب سے ملاؤں کی چھری سے بچ گیا ہے بولنا شروع کر دیا ہے تاکہ مولوی صاحبوں کے فتوے سے جو کوؤں کی حلت کی نسبت صادر ہوتے ہیں نجات حاصل کر لیں +

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

حضرت اقدس مسیح موعود الحمدللہ بخیر و عافیت ہیں +

اس ہفتہ میں حضرۃ ام المومنین اور صاحبزادہ مبارک احمد صاحب کی طبیعت سخت علیل رہی۔ حتیٰ کہ مس ڈاکٹر بلیبی صاحبہ کو لاہور سے بلایا گیا الحمدللہ کہ اب بہ نسبت سابق کے بہت آرام ہے۔

حضرۃ مولوی نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب اب بفضل خدا تندرست ہیں اور ضعف و ناطاقتی کو بھی انشاءاللہ آرام ہے۔

خلیفہ رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن آگرہ سے۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن۔ اور حکیم شیخ نور محمد صاحب ڈاکٹر لاہور سے۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب انچارج پلیگ ڈیوٹی گورداسپور سے۔ سید عزیز الرحمن صاحب کوہ منصوری سے قادیان میں وارد ہو کر حضرۃ مسیح موعود کی زیارت اور مجلس سے فیضیاب ہوئے

ولادت

ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن کے ہاں آپکی زوجہ ثانی کے بطن سے لڑکی پیدا ہوئی +

منشی عبدالعزیز صاحب نقشہ نویس دہلی کے ہاں خدا کے فضل و کرم سے یکم دسمبر ۱۹۰۳ء کو بروز منگل ایک لڑکا ہوا جس کا نام حضرۃ اقدس نے عبدالحکیم تجویز فرمایا اور ۸ دسمبر کو عقیقہ قادیان میں ہو۔

عبدالغنی صاحب افسر فراش خانہ سرکار پٹیالہ کے ہاں ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء کو بروز جمعہ ایک لڑکا تولد ہوا جس کا نام حضرۃ اقدس نے عبدالغفور خان تجویز فرمایا اور عقیقہ مولود کا قادیان میں ہوا خدا تعالیٰ ان سب کی عمر اپنی اطاعت اور رضامندی کی راہوں میں دراز کرے آمین +

تذکرۃ الشہادتین

ہماری قوم خاص توجہ فرماوے

یہ کتاب حضرۃ اقدس علیہ السلام نے مولوی عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ کے دردناک واقعہ شہادت اور ان کے شاگرد عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے دلگداز سانحہ شہادت کے ذکر میں لکھی ہے ایسی موثر اور تزکیہ باطن کے مخصوص طاقت اپنے اندر رکھنے والی کتاب ہم نے پہلے نہیں دیکھی۔ اس میں حضرۃ اقدس نے اپنے دعویٰ اور دلائل کو خاص طرز سے بیان کیا اور مخالفین پر خدا تعالیٰ کی حجت پوری کر دی ہے اور اس کتاب میں اپنی جماعت کو مفید اور کارآمد ہدایتیں فرمائی ہیں +

اگرچہ میگزین میں اردو حصہ اس کا شائع ہوگا مگر اس کے ساتھ عربی حصہ جو کتاب کی صورت میں اڑھائی جزو کے اندر لکھا گیا ہے وہ اسی کتاب اور علیحدہ کتاب کی صورت میں ملسکتا ہے یہ عربی حصہ ہر ایک احمدی کے پاس ہونا از بس ضروری ہے۔ اس میں حضرۃ نے عربی نویسی میں اعجازی طاقت کا ثبوت دیا ہے اور میں بصیرۃ سے اعتراف کرتا ہوں کہ یہ اعجازی قوۃ اور شوکت میں حضرۃ اقدس کی پہلی عربی تصانیف سے بڑھکر پایا ہے اس میں علامات المقربین کے نام سے ایک حصہ ہے اس میں اچھوتے حقائق و معارف ہیں اور ہر ایک احمدی کو ان پر مطلع ہونا بڑا ضروری ہے یہ کتاب باہتمام حکیم فضل دین صاحب کے چھپوائی گئی ہے

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

(سلسلہ کے لئے دیکھو نمبر ۳۸ - ۲۹ - اکتوبر ۱۹۰۳ء)

بعد ازین گویم نعت شاہ دین — سید الکونین ختم المرسلین
آنکہ ذاتش رحمتہ للعالمین — مطلع انوار رب العالمین
آنکہ ذاتش مظہر ذات خدا — آنکہ در ذات خدا محو رضا
آنکہ در دریائے وحدت گوہرے — آنکہ در بحر فتوت یکدرے
آنکہ در ملک سخا یک شہریار — آنکہ در جود و کرم ابر بہار
آنکہ در خوبی و در حسن و جمال — شہسوار عرصہ اوج کمال
آن امام و پیشوائے اصفیا — آن سپہ سالار خیل انبیاء
مہر درخشان رخ شمس الضحی — ماہ نور مبین او بدر الدجی
آنکہ نام او محمد مصطفے — احمد و محمود و حامد مجتبے
از رخش تابان صفات کبریا — مظہر انوار بیچون و چرا
یک نگاہ لطف زان مہر منیر — مے کند صد دل بدام عشق گیر
دست او در ماندگان را دستگیر — بر درش استادہ سلطان و امیر
از قدم او بہار بوستان — و ز دم او گلخنے صد گلستان
عاشقان کبریا را راہ نما — تشنگان را چشمۂ آب بقاء
آن شجاع و پہلوان کبریا — کز نہنگ فوت گردد اندر ہا
مصدر الطاف احسان کریم — جوہر آئینۂ خلق عظیم
صد پناہ عاجزان و بیکسان — صد امید ناامیدان جہان
خاتم پیغمبران و مرسلان — بادشاہان جہانش خادمان
زینکہ شد ممدوح رب کبریا — جملہ عالم را مطاع و پیشوا
از بشر بالاتر از عقل و ذکا — زین رسیدہ بد باوج اصطفا
قدسیان در مدح او رطب اللسان — در ثنائش ہم ملائک تر زبان
آنکہ بنہادہ قدم بر سپہر — آنکہ شرمندہ ز رخشش مہر و ماہ
آنچنان سرگرم سیر آسمان — طائران عرش ماندہ پس ازان
تا بجدے آنکہ خود روح الامین — باز ماند و گفت کائے نعم القرین
من اگر یک مو ازین برتر پرم — سوختہ گردد مرا بال و پرم
درد بستان خدا خواندہ سبق — زین سبب بر دیگران بردہ سبق
امی دانا و بہر دانشورے — دانشش و اقبال بینش چاکرے
علم و حکمت از وجودش شد عیان — خوشہ چین علم او دانشوران

پر شد روئے زمین از رحمتش
باکس و ناکس رسیدہ نعمتش

(ن - ب)

وی پی کی اطلاع - جن صاحبوں کا سال ۳۱ دسمبر کو ختم ہوتا ہے ان کے نام شروع جنوری میں وی پی کیا جاویگا اور جو صاحب بذریعہ منی آرڈر یا خود قادیان میں آکر دینا چاہیں وہ جنوری سے پہلے اطلاع دیں تاکہ ان کے نام وی پی نہ بھیجا جاوے

مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

مرسلہ جناب غلام دستگیر صاحب فاروقی از مدراس

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

از طرف عبد اللہ الصمد غلام احمد بخدمت منشی محمد عبد الرحمن صاحب سلمہ

بعد ما وجب آپکا عنایت نامہ پہنچا - بہتر ہوتا کہ آپ خط لکھنے سے پہلے اپنے علماء سے اس مسئلہ کو دریافت کر لیتے کیونکہ ان کا مسلم عقیدہ ہے کہ مسیح موعود پر اسیطرح وحی نازل ہوگی جسطرح انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوتی ہے صرف اس قدر فرق ہوگا کہ شریعت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے مگر وحی ختم نہیں ہوئی - جیسا کہ مسلم کی حدیث سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے - سو غلطی اور نافہمی سے ان علماء کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرۃ عیسی علیہ السلام ہی دوبارہ زمین پر اتر آئینگے مگر ان کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ وہی پوری وحی انجیل والی ان پر نازل ہوگی بلکہ صاف طور پر یہ عقیدہ ہے کہ تازہ اور نئی وحی الفاظ کے ساتھ وقتاً فوقتاً ان پر نازل ہوتی رہے گی - پس ایسا اعتقاد کہ قرآن شریف کے بعد پھر نئی وحی جو وحی متلو ہو ہرگز نازل نہیں ہوگی یہ خدا اور رسول ؐ کے فرمودہ کے برخلاف ہے اور ایسی باتوں سے تو انسان اسلام سے باہر ہو جاتا ہے اور اہل سنت کا عقیدہ صرف اسی حد تک نہیں بلکہ وہ تمام اولیاء کے لئے یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ وللاولیاء مکالمات و مخاطبات پس مکالمات تو وہی ہوتے ہیں کہ ساتھ لفظ بھی رکھتے ہوں اور واقعی یہی بات ہے کہ آج سے برابر بائیس سال سے قرآن شریف کے وضع اور طرز پر مجھے وحی ہوتی ہے جس کے لفظ خدا تعالیٰ ہی کے طرف سے ہوتے ہیں جو بارہا چھپکر شائع ہو چکے ہیں اور اس سے قرآن شریف کا کوئی استخفاف لازم نہیں آتا کیونکہ ایسے نبی علیہ السلام کے اتباع کی وجہ سے یہ وحی بطور ظل قرآن نازل ہوئی ہے اور ظل کا اصل سے مشابہ ہونا ضروری ہے پس اس کا انکار قلت علم یا قلت تدبر کی وجہ سے ہے اور میاں غلام دستگیر سراسر حق پر ہیں چونکہ عمر کا اعتبار نہیں مناسب ہے کہ اس غلط خیال سے توبہ کریں جو تمام نبیوں کی تعلیم کے برخلاف ہے بالفعل اسی قدر تحریر کافی

خاکسار
مرزا غلام احمد از قادیان ۱۳ - اگست ۱۸۹۹ء

مکتوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ماہ اگست ۱۸۹۷ء میں حافظ احمد یار مرحوم سابق عرائض نویس صدر شاہپور نے جناب حکیم الامت صاحب (ادام اللہ تعالی افضالہ علی حالہ) سے بذریعہ تحریر استفسار کیا تھا کہ آیت کلام مجید ویاتی من بعدی اسمہ احمد میں احمد سے مراد جناب سرور کائنات حضرۃ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مراد ہیں یا اس سے صرف جناب امام صادق حضرۃ مہدی زمان علیہ الصلوۃ والسلام مراد ہیں جو جواب جناب مولوی صاحب موصوف نے دیا اس کی نقل بغرض اندراج اخبار البلاغ خدمت ہے - تاکہ دیگر برادران و ناظرین بھی اس کی حقیقت سے بخوبی مطلع ہو جاویں اور خاکسار کے عند اللہ ماجور ہوں والسلام ۸ نومبر ۱۹۰۳ء

کمترین خادم امام زمان علیہ الصلوۃ والسلام احقر العباد اللہ داد احمدی کلارک صدر شاہپور حال وارد قادیان ۲ - دسمبر ۱۹۰۳ء

نقل خط از جانب جناب مولوی صاحب ممدوح الشان مورخہ ۸ اگست ۱۸۹۷ء بجواب سوال مسبوق الذکر

احمد اندر جان احمد شد پدید
اسم من گردید آن اسم وحید

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ "یاتی من بعدی اسمہ احمد" سے مراد ہمارے سید و مولے ہادی کامل خاتم النبیین رسول رب العلمین محمد مصطفے احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہی امر سچ ہے - حکیم فضل دین صاحب نے اگر اس کے خلاف کہا ہے تو غلط اور بالکل غلط کہا ہے ہاں اگر ایک احمد علیہ الصلوۃ والسلام کا خادم اپنی خدمت کے لحاظ سے اور غلامی کی راہ سے فرماوے کہ میں بلحاظ کامل محبت اور سچی خدمت کے وہی احمد ہوں تو یہ امر دیگر ہے اسی کا رد کے اوپر جو شعر لکھا ہے اس پر غور کرو - حضرۃ مرزا جی کا فرمایا ہوا ہے -

عزیز من الہ دین کو شکایت اور سلام بھی - مجھے الہ دین پر تعجب اور سخت تعجب ہے ۸ اگست ۱۸۹۷ء

دستخط نور الدین از قادیان

وی پی کی اطلاع - جن صاحبوں کا سال ۳۱ دسمبر کو ختم ہوتا ہے ان کے نام شروع جنوری میں وی پی کیا جاویگا اور جو صاحب بذریعہ منی آڈر یا خود قادیان میں آکر دینا چاہیں وہ جنوری سے پہلے اطلاع دیں تاکہ ان کے نام وی پی نہ بھیجا جاوے -

میرٹھی ضمیمہ شحنۂ ہند کی سہ ماہی رپورٹ

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

(۸) یہ اعتراض کئی بار نادانی سے ہو چکا ہے کہ ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر رسول کو اس کی قوم کی زبان میں الہام ہونا چاہئے۔ لہٰذا حضرت اقدس کو بھی پنجابی میں۔ مجھے افسوس ہے کہ معترض اتنا بھی نہیں سمجھا کہ جب یہ سب الہامات فیض نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں تو کیوں عربی میں الہام نہ ہو۔ یاد رکھو کہ اللہ اس زبان (عربی) ہی کو زندہ ثابت کرنا چاہتا ہے۔ جس طرح اور قوموں پر وحی اور الہام کا دروازہ بند ہو چکا اسی طرح ان کی زبانیں بھی مر چکی ہیں اور سب زبانوں کی اصل بھی عربی ام السنہ ہے۔ نیز قومہ کی طرف خیال کرو۔ کہ مسیح موعود کی قوم مسلمان کیا صرف پنجاب میں ہی ہے ہرگز نہیں بلکہ مختلف ممالک میں ہے پس ہر ایک زبان میں الہام ہونا چاہئے۔ نیز یہ سوال اللہ تعالیٰ پر ہونا چاہئے کہ وہ کیوں زیادہ تر عربی زبان میں الہام کرتا ہے جب تک ان کو جواب نہ ملے غور کرو یہ انصاف نہیں کہ بار بار ایک اعتراض کو پیش کیا جائے کیا تم لوگوں کو اپنے پیارے رسول صلعم کی زبان پیاری نہیں لگتی؟ مجھے ان لوگوں پر تعجب آتا ہے کہ جو کچھ یہ اعتراض کرتے ہیں۔ خود ہی اسکے مورد بنتے ہیں بھلا یہ تو کہو تمہیں کیوں عربی میں الہام (بقول شما) ہوتا ہے کیا تم میرٹھ کے رہنے والے نہیں۔ تعجب ہے کبھی تو لکھتے ہیں کہ کوئی محدث وملہم امت محمدیہ میں سوائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نہیں ہو سکتا۔ اور کبھی خود ملہم بنتے ہو۔ کاش تم سمجھو اور سوچو کہ ہم جو اعتراض کرتے ہیں خود ہی اسکے مورد بنتے ہیں

(۹) اگر کسی شخص کی اس استدعا کا (کہ میری ماں کا فالج اچھا ہو جائے تو میں مرید ہو جاتا ہوں) یہ جواب دیا گیا ہے کہ معجزات کا اقتراح یعنی سوال کبھی کسی مامور سے سعید الفطرتوں اور صدیقوں نے نہیں کیا، تو یہ بالکل سنت الانبیاء و تعلیم قرآنی کے موافق ہے۔ ابراہیمؑ۔ عزیرؑ۔ زکریاؑ۔ موسیٰؑ۔ اسلام کے قصے پیش کرتے ہو۔ حالانکہ وہ سوال خدا سے تھے اور وہ بھی دعا کی صورت میں نہ یہ کہ ان کے ظہور پر ہی ان کے ایمان کا دار و مدار تھا چنانچہ رب ارنی کیف تحی الموتیٰ کی دعا مانگی گئی تو مستجاب الدعوات نے فرمایا اولم تؤمن (کیا تو ایمان نہیں لاتا) تو حضرت ابراہیمؑ نے عرض کیا بلیٰ۔ یعنی ہاں بعث بعد الموت پر ایمان رکھتا ہوں۔ صرف اطمینان قلب چاہتا ہوں اصل میں ابراہیم علیہ السلام پیدائش ثانی کا راز معلوم کرنا چاہتے تھے۔ تو اللہ نے فرمایا۔ چار پرندے لو اور انہیں ساتھ ہلاؤ (فصرھن کے یہی معنی ہیں۔ دیکھو کتب لغات) پھر انہیں الگ الگ پہاڑوں پر چھوڑ کر بلاؤ تو وہ تمہاری طرف دوڑتے آویں گے۔ گویا آپکو یہ سمجھایا گیا کہ جب صرف پرورش کا یہ اثر ہے کہ تیرے بلانے سے یہ جانور چلے آتے ہیں تو کیا میں جو ان جانداروں کا خالق ہوں۔ کیا میرے بلانے سے یہ جمع نہ ہو جائیں گے۔ اس میں کونسی خرق عادت ہے جس پر زور دیتے ہو۔ انبیاء علیہم السلام کا معلم خود وہ رحمٰن ہے پس وہ اس سے اس بات کو نہ سمجھیں تو اور کس سے سمجھیں۔ حضرت عزیر نے بھی کوئی اقتراحی سوال نہیں کیا بلکہ صرف تعجب سے پوچھا کہ اس بستی کو اللہ تعالیٰ کس طرح آباد کریگا۔ اللہ نے آپکو سمجھانے کے لئے آپ پر کشفی حالت طاری کر دی۔ جس میں ان کو معلوم ہوا کہ سو برس کے لئے مر گئے ہیں۔ پھر اس حالت سے بیدار ہوئے تو اللہ تعالےٰ نے پوچھا کتنی مدت ٹھہرے ہو آپ نے نظر بر حالات ظاہری کہدیا کہ ایکدن یا اس سے کم فرمایا نہیں! کشفی حالت میں سو برس گذرے اور یہ سمجھانے کے لئے کہ یہ سو برس کشفی ہیں نہ حقیقی۔ فرمایا اپنے طعام کی طرف دیکھ کہ اس پر سن نہیں گذرے یا وہ باسی نہیں ہوا اور گدھے کی طرف جھگا بھلا کھڑا ہے۔ اب تو جا کر پیشگوئی کر کہ یہ بستی اتنے عرصہ میں آباد ہو جائیگی تاکہ تو لوگوں کیلئے ایک نشان ہو پھر فرمایا کہ دیکھ اپنی ہڈیوں کی طرف کس طرح ان پر گوشت پوست چڑھاتے ہیں۔ جیسے ان کا نشو و نما بتدریج ہوتا رہتا ہے اور آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا اسیطرح ہم آہستہ آہستہ اس جگہ کو آباد کر دینگے۔ سوچنا چاہئے کہ اگر یہ سو سال کشفی نہیں تھے تو پھر یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ اپنا طعام دیکھ گلا سڑا نہیں اور نہ اس پر سال گذرے ہیں۔ اور گدھا دیکھ طعام جارک نہیں فرمایا کہ گدھے کی ہڈیوں کی طرف اشارہ ہو اگر ہڈیاں مراد ہوتیں تو پھر طعام پر سالوں کا نہ گذرنا اور گدھے کی ہڈیاں ہو جانا چہ معنی دارد۔ اب آگے چلئے "نزول مائدہ کی بابت" پہلے ان سوالوں کا جواب بزبان مسیح علیہ السلام پڑھئے۔

"اتقوا اللہ ان کنتم مومنین" (خدا سے ڈرو اور ایسے سوالوں سے باز آؤ اگر تم مومن ہو) تو پھر ان کا اصرار پر دعا کی (یاد رہے کہ حواری ایمان لا چکے تھے صرف اطمینان قلب چاہتے تھے) تو اللہ نے کہا کہ ہم اس کو اتارنے والے ہیں جس سے مراد ہے کہ ہم ان کے لئے روزی کی راہیں آسان کر دینگے پھر دیکھو ایسے سوالات کے پورا ہونے پر بھی اگر ایمان نہ لائیں تو سخت عذاب وارد ہوتا ہے فمن یکفر بعد منکم فانی اعذبہ عذابا لا اعذبہ احدا من العالمین (اس کے بعد جو تم میں سے کافر ہوا سے ایسا عذاب دونگا کہ جہان میں کسی کو نہ دیا ہو۔ دیکھا ایسے سوالات کا نتیجہ۔ باوجود اس بات کے کہ حواری کہ چکے تھے ہمکو آزمائش منظور نہیں بلکہ تبرک سمجھکر اس سے کھائیں گے۔ زکریا علیہ السلام نے تو صرف دعا مانگی تھی اور پھر "اطمینان قلب کا طریقہ" استفسار کیا تو حکم ہوا تم نے تین دن رات کسی سے بات نہ کرنا بلکہ ذکر الٰہی میں مشغول رہنا پھر بحکم الا بذکر اللہ تطمئن القلوب، دل خود بخود مطمئن ہو جائیگا۔ پس آپ نے جو مثالیں اقتراحی سوالات کی پیش کی ہیں ان میں ذرا بھی اقتراح نہیں اور نہ کوئی خرق عادۃ بلکہ سیدھی سادھی بات ہے جسکو علماء کی مشکل پسند طبیعت نے پیچیدہ بنا دیا ہے۔ نیز ان سب سوالوں میں ایمان (اولم تؤمن) کا اقرار کرا لیا گیا ہے پھر آپنے جو حدیث پیش کی ہے کہ ایک اعرابی نے کہا کہ جب تک یہ سوسمار ایمان نہ لائے تب تک میں ایمان نہ لاؤنگا پھر وہ سوسمار بولے اور ایمان لائے۔ لاحول ولا قوۃ ان لوگوں کو کیا ہو گیا کہ حدیث و قرآن کو آپس میں مخالف ثابت کرتے ہیں۔ بھلا صاحب یہ تو کہو کہ ایک اعرابی کی بات مان لی گئی اور جب کافروں کی ایک جماعت نے کہا لن نؤمن لک حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا الخ (پ ۱۵ ع ۱۰)

ہم تجھ پر ہرگز ایمان نہ لائیں۔ جب تک ہمارے واسطے زمین سے چشمہ نہ نکلیں یا تیرے واسطے کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو جس میں تو نہریں نہ جاری کر دے یا جیسا کہ تو گمان کئے بیٹھا ہے ہم پر آسمان کا ٹکڑا نہ گر پڑے یا اللہ اور فرشتے سامنے نہ لے آئے یا تیرا سونے کا گھر نہ ہو۔ یا تو آسمان پر نہ چڑھ جائے۔ تو جواب دیا گیا ہل کنت الا بشرا رسولا۔ فرمائیے ان کے یہ سوالات کیوں پورے نہ کئے گئے۔ جو تمہارا جواب وہی ہمارا جواب۔ باقی رہی یہ بات کہ مرزا صاحب مثیل مسیح ہیں تو مسیح کے معجزے دکھائیں سو سنئے جناب! یہ سوال نیا نہیں۔ رسول کریم صلعم نے جب فرمایا میں مثیل موسیٰ ہوں تو لوگوں نے کہا لولا اوتی مثل ما اوتی موسیٰ جیسے موسیٰ کو معجزے ملے تھے ایسے ہی اس پیغمبر کو کیوں نہیں ملے۔ اب بتائیے پھر ان کی درخواست پوری ہوئی اور آنحضرت صلعم نے بعینہٖ وہ معجزے دکھلائے؟ پس یہی جواب ہم دیتے ہیں۔ اب رہا یہ اعتراض کہ حضرت اقدس نے کیوں فرمایا ہے نشان آسمانی دیکھنا چاہیں تو قادیان آکر دیکھیں۔ اجی جناب یہاں کسی خاص نشان کی تعیین تو نہیں کہ بزعم اقتراح آئے۔ جب کوئی طالب حق جماعت آئیگی تو اول تو بلا دیکھے نشان کے صرف تعلیمی اثر سے ایمان لائے گی۔ پھر حسب ضرورۃ خود ہی اللہ تعالےٰ کوئی نشان ظاہر کر دیگا مگر یہ ضروری نہیں کہ جو کچھ لوگ مانگیں وہی دکھایا جائے اگر ایسی ہی کھلی اجازت ہو۔ تو ابھی سارے جہان کے لنگڑے لولے۔ کانے اکٹھے ہو جائیں کہ ہمیں صحیح سالم کر دو کیا عیسیٰ علیہ السلام نے جو اندھوں کو آنکھیں دیتے تھے تمام بنی اسرائیل کے اندھوں کو بینا کر دیا تھا +

* نوٹ بعض روایات میں آیا ہے کہ حواریوں نے حجت و عید سنا تو توبہ کی اور نشان سے در گذرے۔ ۔ بلکہ اس مثیل موسیٰ نے موسیٰ سے بڑھ چڑھ کر معجزات دکھائے اور اسیطرح مثیل مسیح نے مسیح سے بڑھ کر دکھائے (ایڈیٹر)